سوموار
9 اکتوبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 226 سوموار 13 جمادی الاول-1416ھ، 9 اخاء 1374ھش، 9-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر ایک نہ ایک دن دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروا نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگالے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (-) کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہو گا اور بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ چور، بدمعاش، زانی وغیرہ جرائم پیشہ لوگ ہر وقت ایسے نہیں رہتے بلکہ بعض وقت ان کو ضرور پشیمانی ہوتی ہے۔ یہی حال ہر بدکار کا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان میں نیکی کا خیال ضرور ہے۔ پس اس خیال کے واسطے اس کو امداد الٰہی کی ہمت ضرورت ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 174)

امراء اضلاع کا فرض

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

میں تمام امراء اضلاع کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ضلع کی ہر جماعت میں (کلام الٰہی) پڑھانے کا باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت انتظام کریں اور ہر دو ماہ کے بعد مجھے اس کی رپورٹ بھجوایا کریں۔"

(نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی)

جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے کوبے کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے لگائے گئے کیمپ کے شرکاء (کھڑے ہوئے) بائیں سے دوسرے۔ مکرم میوشی صاحب نمائندہ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ بائیں سے تیسرے مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ جو اب جاپان میں احمدیہ جماعت کے امیر مقرر کئے گئے ہیں۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ و مربی امریکہ۔ دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ میں اپنے کیریئر کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہمارے اخلاق دوسروں کی نسبت اچھے ہوں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نے بہت دفعہ اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارے اہم اور ضروری فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کے سامنے ایک عمدہ نمونہ بنیں ہمارے اخلاق دوسروں کی نسبت اچھے ہوں۔ تاکہ لوگ ہمارے نمونہ اور ہمارے معاملات اور ہمارے اخلاق دیکھ کر ہماری طرف توجہ کر سکیں اور ان کے لئے کوئی امر موجب ابتلاء نہ ہو اور وہ کوئی ٹھوکر نہ کھائیں۔

اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک کو نظر آتے

باقی صفحہ 7 پر

صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9- اخاء 1374 ھش   9 - اکتوبر 1995ء

نصیحت - پیار اور محبت سے

جہاں تک ہماری آنکھ کا تعلق ہے یہ چیزوں کو دیکھتی ہے لیکن ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ کام نہیں آتی۔ ہمارا دل اور ہمارا دماغ سوچتے ہیں کہ کسی چیز کی کیا حیثیت ہے۔ اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔ اسی لئے جب کسی چیز کو دو آدمی دیکھتے ہیں تو الگ الگ رائے قائم کرتے ہیں۔ حالانکہ دونوں کی نظر نے ایک ہی چیز دیکھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس چیز کے متعلق عین ممکن ہے کہ ان کے خیالات ایک دوسرے سے متضاد ہوں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے۔ اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنے دوستوں کی نظر میں پھول ہے اور اپنے دشمنوں کی نظر میں کانٹا ہے۔ اس بات کو جتنا پھیلاتے جائیں پھیلتی جاتی ہے۔

اسی کی ایک شاخ یہ بھی ہے کہ ہماری اپنے متعلق نظر کچھ اور ہے اور دوسروں کے متعلق کچھ اور۔ اگرچہ نظر تو ایک ہی ہے۔ لیکن دیکھنے کے بعد جو تاثرات ہم مرتب کرتے ہیں وہ اکثر اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کے عیوب ہمیں بہت بڑے بڑے بن کر دکھائی دیتے ہیں اور اپنے آپ پر نظر ہی نہیں پڑتی۔ نظر پڑتی تو ہے لیکن ہمارے دل اور ہمارا دماغ اس کو اہمیت ہی نہیں دیتے' اس کو عیب سمجھتے ہی نہیں۔ اسی لئے بعض اوقات ہم دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اور ہم میں خود وہ خامی موجود ہوتی ہے جس کے دور کرنے کے لئے دوسروں کو تلقین کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت۔ اچھی باتیں اپنی طرف منسوب کرلیں اور بری باتیں دوسروں کی طرف منسوب کردیں۔ یہی وہ بات ہے جو معاشرے میں مودت اور محبت پیدا ہونے نہیں دیتی۔ جب کوئی شخص دیکھتا ہے کہ اسے تو نصیحت کی جارہی ہے اور اپنا خیال ہی نہیں رکھا جارہا۔ اپنی خامیوں کی طرف نظر ہی نہیں اٹھتی۔ تو یقیناً اس کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی انقباض آہستہ آہستہ بغض کی کیفیت اختیار کرلیتا ہے۔ بعض اوقات اس بغض کا اظہار نصیحت کے رنگ میں ہوتا ہے۔ لیکن نصیحت کی اس طرح جاتی ہے کہ دوسرے کو ذلیل بھی کیا جائے اور اسے تکلیف بھی پہنچائی جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"اخلاق اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے"۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ نصیحت کرنا تو لازمی امر ہے۔ لیکن نصیحت اخلاص اور محبت سے کی جائے۔ ہم نے جو کہا ہے کہ نصیحت کرنا لازمی امر ہے۔ ایسا ہم اس لئے کہتے ہیں کہ معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سب لوگوں کو اچھا بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ اچھا بناتے بناتے ہم ان کو اور بگاڑ دیں۔ اس لئے اخلاص اور محبت سے نصیحت کرنی چاہئے۔ اور نصیحت کا مقصد یہ نہ ہو کہ دوسرے کی برائی کی تشہیر کی جائے یا اسے کم تر سمجھ کر برا بھلا کہا جائے۔ انسان ایسا اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنی خامیوں کی طرف نظر نہیں دوڑاتا۔ اگر وہ اپنی خامیوں کی طرف نظر دوڑائے تو اسے اپنی خامیاں نظر آنے لگیں گی۔ اور دوسروں کے لئے اس کے دل میں ایک نرم گوشہ پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ اس نرم گوشے ہی کے ساتھ انہیں نصیحت کرے گا۔

یادوں کے دریچے کھول دیئے اور ملنے سے گھبراتے ہو
تم جتنی دور گئے مجھ سے' اتنے ہی مجھے یاد آتے ہو
کیا میرے اور اپنے اس دیس میں آنا مشکل لگتا ہے
میں سنتا ہوں تم دنیا بھر میں دیسوں دیسوں جاتے ہو

ابو الاقبال

مَیں نہیں کہتا کہ دیکھ اور تُو مری تحریر دیکھ
لیکن اس آئنہ میں اپنی کبھی تصویر دیکھ
مَیں نے دل سینے سے باہر رکھ دیا تیرے لئے
تیری قسمت جو بھی ہے' اب تُو مری تقدیر دیکھ

سوچ بچار کی بات نہیں ہے نفرت کا ہے رنگ
اور اس رنگ میں جیسے تم نے گھول کے رکھ دی بھنگ
بات سمجھنا مشکل تو ہے لیکن اس کو سمجھو
جھوٹ کے بَل بوتے پر تم نے سچ سے کی ہے جنگ

اپنے ضمیر کی بھی نہ مانے گا بات تُو
کس طرح ہو سکے گا حقائق سے رُوبرُو
اوروں کی تُو سنے نہ سنے اور بات ہے
لازم ہے اپنے آپ سے ہو تیری گفتگو

ہزار بار صلیبوں سے تم ڈراؤ مجھے
ہزار بار کرو گیر و دار کی باتیں
مری وفا کے تقدّس کا یہ تقاضا ہے
کہ ایسی باتیں بھی لگتی ہیں پیار کی باتیں

نقشِ کفِ پا ان کے' سعادت کے امیں ہیں
اِس راہ میں تابندگیٔ مہرِ مُبیں ہیں
ہر گام پہ کرتے ہیں یہ منزل کا اشارہ
دیکھو تو یہ منزل سے بہت دُور نہیں ہیں

ابو الاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر بیت الفضل لندن

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین کی خدمات

محترم ملک صلاح الدین صاحب اپنی تالیف سوانح حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین میں لکھتے ہیں۔

پانچ سال کے اوپر عرصہ سے احمدیہ مشن انگلستان میں قائم تھا۔ اب وہاں بیت کا قیام ضروری تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے 7۔ جنوری 1920 کو بعد عصر قادیان کے مردوزن کو جمع کر کے ایک مفصل اور مؤثر خطاب میں جس کی روداد چھ صفحات میں درج ہے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں جذبہ غیرت رکھا ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مذہب کے لئے غیرت عطا کی ہے۔ الٰہی جماعتوں کو (خدا کے ایک ہونے) کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ وہ اس کی حفاظت کے لئے اموال سے محرومی اور وطن سے بے وطن ہونا اور عہدے چھن جانا سب کچھ کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔............ یورپ کی تمام اقوام میں سے اہل انگلستان کو مذہب کا بہت خیال ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ انہی کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ ہوئی ہے۔ امریکہ کی نصف آبادی انگریز ہے۔ چین' جاپان' افریقہ اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں کروڑوں لوگ انگریزوں کے ذریعہ عیسائی ہوئے۔ پس انگلستان پر جو عیسائیت کا گڑھ ہے ہم نے مذہبی حملہ کیا ہے۔ ان کے اس قلعہ کے مقابل میں ہی قلعہ ہونا چاہئے۔ ہمارے مربیوں نے بار ہا وہاں بیت تعمیر کرنے کی تحریک کی ہے.........

اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہمارے لئے بہت آسانی رکھ دی ہے۔ پاؤنڈ کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے اگر ہم یہاں دس روپے دیں تو ولایت میں پندرہ روپے کا پونڈ ہمیں مل جائے گا۔ یہ تحریک بھی عجیب طرح سے ہوئی ہے۔ ظہر کے وقت مجھے خیال آیا کہ پانچ سات ہزار روپے جمع کر کے بیت احمدیہ کے انتظام کے لئے ولایت بھیج دیئے جائیں۔ لیکن بیت میں حاضر احباب کو یہ تجویز سنانے لگا تو میرے منہ سے پندرہ ہزار نکلا کہ قرض لے کر بھیج دیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ ادا ہو جائے گا۔ ان چند احباب سے اسی وقت چھ سو روپیہ ہو گیا۔ گھر جا کر میں نے والدہ صاحبہ اور اپنی بیویوں سے ذکر کیا تو دو سو وہاں ہو گیا۔ پھر جب میں مضمون لکھنے لگا تو بجائے پندرہ کے تیس ہزار لکھا۔ مضمون مکمل ہو گیا تو اس میں آگے لکھنے کی گنجائش نہ تھی کہ لکھ سکوں کہ اس قدر قرض مطلوب ہے۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہیں اس کو مضمون میں درج کر دوں لیکن اس کے درج کرنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ گویا کہ یہ الٰہی تصرف ہے۔ کل شام کے وقت تک آٹھ ہزار کے وعدے ہو چکے تھے۔ کل شام کے وقت کچھ دوست بیت مبارک میں جمع ہوئے ان کو تحریک کی گئی اور آج عورتوں میں تحریک کی۔ کل آٹھ ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں جس میں سے بہت سی رقم وصول ہو چکی ہے۔

بعض احباب یہ خیال کریں گے کہ ہماری اس رقم سے لندن میں بہت بڑی بیت بنے گی۔ حالانکہ وہاں بہت مہنگائی ہے۔ یہاں جو چیز ایک روپے کو ملتی ہے وہاں پندرہ روپے کو ملتی ہے۔ لندن میں یہ بیت تین چار منزلہ کی ہوگی۔ اس کا چھوٹا سا صحن ہو گا۔ گزارے کے لائق معمولی عمارت ہوگی۔

چوہدری فتح محمد صاحب سیال یہاں تین برس رہے ان کو ہمیشہ مکان تبدیل کرنا پڑتا تھا۔ جس کا دعوت الی اللہ پر برا اثر پڑتا تھا۔ لندن ایک سو میل لمبا شہر ہے۔ جیسے یہاں سے گجرات تک۔ اب قادیان میں مربی ہونے سے گجرات والوں کو کیا اطمینان ہو سکتا ہے۔ نہ مربی اور نہ زیر دعوت الی اللہ لوگ بار بار ایک دوسرے سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ مکان کی تبدیلی سے پیدا شدہ اثر دور ہو جاتا ہے۔ کرائے کا مکان متعصب لوگ خالی کروانے کی کوشش کرتے ہیں بعض لوگ جو (احمدیت) قبول کرنے کو تیار ہوتے ہیں یہ دیکھ کر کہ ان کے پاس اپنا مکان نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی جماعت نہیں اور یہ لوگ ضائع ہو جاتے ہیں۔

میں نے تیس ہزار چندے کی تحریک میں یہ لکھا کہ دیگر (-) کی تعمیر پر بڑی بڑی رقم خرچ کر دیتے ہیں۔ کیا آپ ان سے بڑھ کر چندہ نہ دیں گے۔ لیکن الٰہی تصرف نے مجھ سے یہ فقرہ بھی لکھوا دیا کہ میں امید کرتا ہوں کہ غریب احمدی بھائی بھی آپ کو اس بارے میں شکست دینے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ قادیان میں غرباء نسبتاً زیادہ ہیں۔ انہوں نے ایسا ہی نمونہ دکھایا۔ انہوں نے زیادہ چندے دئے اور عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر دئے۔ اور بچے پیسہ دو پیسے یا زیادہ لئے دوڑے آ رہے تھے۔ اسی طرح مردوں کا حال تھا۔ یہ دیکھ کر بیس سال پہلے کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا اور میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ مجھے یاد آیا کہ......... اس وقت ایسے افراد پر بھی ایک ایک سو روپیہ لگایا گیا جن کے ادا کرنے کی حیثیت نہ تھی۔ منشی شادی خان صاحب نے اپنے گھر کا تمام سامان فروخت کر کے تین سو روپیہ پیش کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ منشی صاحب نے (-) جیسا نمونہ دکھایا ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے گھر میں کچھ نہیں چھوڑا۔ منشی صاحب نے یہ سنا تو گھر کی چارپائیاں بھی فروخت کر کے انکی رقم پیش کر دی۔ باوجود اتنی کوشش کے روپیہ جمع نہ ہوا۔ میر حسام الدین صاحب کو جن کو عمارات کا مذاق تھا۔ حضرت صاحب نے سیالکوٹ سے بلوایا۔ یہ روپیہ ناکافی ثابت ہوا۔ حضرت صاحب نے ان سے چاہا کہ اتنے روپے میں کام ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب آپ مجھ سے وہ کام کروانا چاہتے ہیں جو کہ ناممکن ہے۔ اس روپیہ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ پچیس ہزار روپیہ درکار ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اتنے بڑے اندازے کے معنی یہ ہوئے کہ کام کو روک دیا

باقی صفحہ 7 پر

ایک مکتوب گرامی

حضرت امام جماعت الثانی نے کراچی سے 55-4-20 کو درج ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔

" آج 20۔ تاریخ ہے اور (اللہ نے چاہا تو) 30۔ کو ہم جا رہے ہیں۔ گرمی ان دنوں کراچی میں بڑی شدید پڑ رہی ہے۔ اور اس وجہ سے طبیعت میں کمزوری محسوس ہوتی ہے مگر باوجود اس کے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بیماری کے بعض حصوں میں کمی ہے۔ آج ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بڑے اصرار سے اپنا خیال ظاہر کرتے تھے کہ فالج حقیقی نہیں بلکہ محض عارضی ہے۔ چونکہ ہوائی سفر قریب آ رہا تھا۔ اس لئے خیال کیا گیا کہ ایک دفعہ دل کے ماہر ڈاکٹروں سے پھر مشورہ کر لیا جائے۔ چنانچہ کراچی کے سب سے بڑے ماہر قلب ڈاکٹر ایم۔ شاہ۔ صاحب جو اس فن کے سب سے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور امریکہ سے خاص طور پر اس کا مطالعہ کر کے آئے ہیں سے خواہش کی گئی کہ وہ ایک دفعہ جانے سے پہلے آلہ تحقیق قلب سے دل کا پھر مطالعہ کر لیں۔ چونکہ اس آلے کا گھر پر لانا ناممکن تھا اس لئے ہسپتال میں دکھانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ میں آج صبح دس بجے وہاں گیا۔ ڈاکٹر شاہ صاحب نے نہایت محبت اور توجہ سے آلہ تحقیق قلب لگا کر دل کی حرکات کا مطالعہ کیا۔ آلہ کھولنے کے بعد میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ مبارک ہو دل سو فی صدی ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا ہوائی سفر کا فیصلہ نہایت مبارک ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دینا چاہتا تھا۔ مگر ڈرتا تھا کہ آپ کسی وجہ سے اس سفر سے گھبراتے نہ ہوں مگر دل یہی چاہتا تھا کہ آپ ہوائی سفر کریں تاکہ سفر کی کوفت نہ ہو۔ اور علاج جلدی ہو جائے بہرحال ماہر ڈاکٹروں کے مشورہ سے ہوائی سفر کا فیصلہ ہوا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) چند روز میں چل پڑیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت (عبادت) اور دعاؤں میں لگی رہے گی۔ اور ہر فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ سے اتنی محبت کرے گی کہ خدا اس کا ہو جائے گا۔ جہاں تک احساس کا سوال ہے میری طبیعت محسوس کرتی ہے کہ اگر گرمی کچھ کم ہو جائے تو (اللہ نے چاہا تو) طبیعت بہت جلد بحال ہونے لگ جائے گی۔ آج میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر ظہر عصر پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی بار تھی کہ ساری ٹھیک پڑھائی۔ اور کوئی غلطی نہ ہوئی۔ آج میں نے یورپ کی دعوت الی اللہ پر بھی غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا تو یورپ کی دعوت الی اللہ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ 1924ء میں جب میں نے سفر کیا تو گو میں نوجوان تھا۔ اور مضبوط تھا مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ لیکن اب گو کمزور اور ناتوان ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے اور میرا دماغ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑا بہت کام کرنے لگ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ مدد فرمائے تو (اللہ نے چاہا تو) برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے اور دین حق ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ (اللہ نے چاہا تو۔ اللہ نے چاہا تو) اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرے۔ اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپا لے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور افریقہ کے تمام مربیوں کو اکٹھا کر کے قضیہ زمین برسر زمین طے کرنے کی کوشش کروں۔ مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے۔ جس کو پار کروانا اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں دین حق کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے۔ اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں اور کامیابی ہمارے قدم چومے۔ اور ہم (-) کے فاتح جرنیل بن جائیں۔ اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں (-) کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں۔ اپنے فرض کو سمجھو اور (-) کے وفادار سپاہیوں کی طرح تم سب کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے۔ آمین۔ اللھم آمین"۔

مرزا محمود احمد
(امام جماعت الثانی)
از کراچی
20-4-55

یہ مکتوب الفضل 26 اپریل 1955ء میں شائع ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد

کچھ باتیں سفر کے بارہ میں

الفضل کے تازہ پیکٹ میں ایک پرچہ ایسا بھی تھا جس میں ایک مضمون "ایک سفر" کے عنوان سے تھا۔ کچھ عرصہ پہلے بھی کسی صاحب نے اپنے کسی سفر کی روائیداد لکھی تھی۔ خاکسار نے ہر دو مضمون بڑی دلچسپی سے پڑھے۔ لطف اندوز ہوا۔ یہ ہر دو مضامین خاص نوعیت کے تھے۔ بالعموم ایسے مضامین اور سفرنامے شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن سفر کے بارہ میں ضروری احتیاطوں۔ اور ضروری ہدایات جو حفاظتی نکتہ نگاہ سے ضروری سمجھی جاتی ہیں ان سے خالی ہوتے ہیں۔ ایک عرصہ سے خاکسار کو بعض حادثات کی وجہ سے بار بار خیال رہا کہ سفر کے بارہ میں ایسے امور اور احتیاطوں سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے جن سے سفر میں کامیابی بھی ہو۔ اور حادثات سے بچاؤ بھی ہو۔ مختلف ملکوں میں کئی قسم کے حادثات موٹر کاروں۔ ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کے تباہ ہو جانے۔ ڈرائیوروں کی تیز رفتاری یا سڑکوں اور ٹریفک کی ہدایات کی عدم پابندی کے باعث بڑے خطرناک اور جان لیوا حادثات ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ باوجود ضروری احتیاط کے جو انسانی مقدرت میں ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کسی دوسرے کی غفلت اور نالائقی کے باعث حادثہ ہو جاتا ہے۔

گزشتہ دونوں روچسٹر (امریکہ) میں ایک احمدی فیملی کے افراد ایک دوست کے ہاں گئے تا حضرت صاحب کے خطبات کی ٹیپ لے آئیں۔ کار پر گئے۔ واپس گھر آتے ہوئے ایک ٹرک جو دوسری طرف سے آ رہا تھا ان کی کار سے ٹرک کے ڈرائیور کی بے احتیاطی سے ٹکراؤ ہو گیا۔ کار میں احمدی فیملی کے جو عزیز سوار تھے ان کو بہت سخت چوٹیں آئیں۔ لمبا عرصہ تک زیر علاج رہے اور بے حد تکلیف اٹھائی۔ اور بعض حادثات میں موتیں بھی ہوئیں۔ انسانی زندگی ایک نعمت ہے اور بہت قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں آتا ہے کہ کسی کو ناحق قتل کرنا ایسا ہی ہے کہ ساری انسانیت کو گویا قتل کر دیا۔ حدیث میں بھی ذکر آتا ہے اللہ تعالیٰ کو صاحب ایمان کی جان لینے میں تردد ہوتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ احسن الخالقین کی پیدا کردہ مخلوق جو انسان کی شکل و صورت میں نمودار ہوئی ہے یہ ایک معمولی تخلیق نہیں قابل قدر اور قابل احترام ہے اور اس کی حفاظت کی خاص ضرورت ہے۔

سفر بے شک متمدن دنیا میں کئی ضرورتوں کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے۔ کئی مقاصد اور کئی پروگراموں کی تکمیل کے لئے سفر ضروری ہے لیکن اس کی ضرورت اور اہمیت کے باوجود سفر کو محفوظ بنانا ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے بچاؤ کا سامان اے اہلِ ایمان! ضرور کر لیا کرو۔ سفر کو محفوظ انداز میں جاری رکھنے اور کامیابی کے ساتھ سفر پر آنے جانے کے لئے متعدد بزرگوں کی ایسی روایات اور طریقے ہیں جن کو اختیار کرنے اور اپنانے سے ہم اپنے سفروں کو محفوظ بنا سکتے ہیں اور انسانی زندگی جو بے حد قابل قدر زندگی ہے اس کی حفاظت کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ خاکسار جن دنوں لندن میں دینی فرائض کی انجام دہی کے لئے متعین تھا خطرناک حادثات کے پیش نظر ایک خطبہ جمعہ میں سفر کے بارہ میں ضروری ہدایات سے احباب و حاضرین کو آگاہ کیا تھا۔ ان ہدایات اور احتیاطوں کی آج بھی ضرورت ہے۔ بلکہ ہر سفر کرنے والے کو زندگی کے آخری لمحہ تک جب بھی کسی غرض کے لئے سفر کا ارادہ کرے ان احتیاطوں اور ہدایات پر عمل پیرا ہو تو اس کا سفر بفضل خدا محفوظ اور مصئون ہو گا۔ دسمبر 1902ء کی بات ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی معرفت ایک شخص نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عرض کیا۔ دربار دہلی میں شامل ہونے کا بہت شوق ہے اگر اجازت ہو تو ہو آوں۔ آپ نے فرمایا "ہو آئیں کیا حرج ہے" مزید یہ آپ نے فرمایا "سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے" اس تسلسل میں آپ نے حضرت جنید بغدادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ سفر کا خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہئے۔ پھر سوچا کس واسطے جاویں۔ تو سمجھ نہ آیا کہ کس ارادہ اور نیت سے جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے پھر ارادہ ترک کیا۔ حتیٰ کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریک الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے آگے جا کر دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید! میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں۔ تو دیر لگا کر کیوں آیا۔ تب آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی۔ تو اسی طرح ہر ایک امر میں ایک کشش قضا و قدر میں مقدر ہوتی ہے۔ وہ پوری نہ ہو تو آرام نہیں آتا۔ آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے۔ اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جائے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبر خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں کی برکت ہو۔ جب آپ وہاں گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔"

پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا "آپ استخارہ کرلیں...... اس کا طریق یہ ہے کہ انسان دو نفل پڑھے اول رکعت میں سورۃ کافرون پڑھ لے اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص التحیات میں دعا کرے"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 306-307)

عربی میں مسنون دعا اگر نہ آتی ہو تو اسی مضمون پر مشتمل اردو اور اپنی زبان میں دعا کرے۔

سفر کے سلسلہ میں آپ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ

اول دین کی نیت سفر شروع کرنے سے پہلے کر لینی چاہئے۔ کہ کوئی نہ کوئی کام دین کا بھی اس سفر میں انجام دوں گا۔ یا الٰہی رضا اور خوشنودی کی خاطر یہ سفر کر رہا ہوں کسی الٰہی منشاء اور تعلیم کی تعمیل میں۔

دوم سفر سے پہلے استخارہ کر لینا چاہئے۔ اس کا طریق بھی آپ نے بتا دیا۔ ساری زندگی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے متعدد سفر کئے دینی اغراض کی نیت سے کئے۔ اور ہر سفر کے لئے استخارہ فرمایا۔ نہ صرف آپ خود استخارہ کرتے بلکہ بعض اوقات گھر کے بعض افراد کو بھی دعا و استخارہ کے لئے ارشاد فرماتے گزشتہ دنوں رسالہ مصباح کا حضرت امام جماعت الثانی نمبر شائع ہوا اس میں حضرت چھوٹی آپا کا مضمون تھا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے سفروں کے سلسلہ میں یہ درج تھا کہ آپ بیت الدعا میں جا کر سفر سے پہلے دعا کرتے اور استخارہ بھی کرتے۔ یہی بزرگوں کا طریق رہا ہے۔

سوم گھر سے روانہ ہوتے ہوئے دعا کر کے نکلنا چاہئے اس دعا میں اہلِ خانہ کو بھی شامل کر لینا چاہئے

چہارم۔ حالات اگر سازگار ہوں۔ اور معمولات اجازت دیں تو بالعموم سفر جمعرات کے دن شروع کرنا چاہئے۔

پنجم۔ سفر شروع کرنے سے پہلے خاندان کے سربراہ امیر جماعت ذمہ وار فرد کو اطلاع دے دینی چاہئے۔ جب ہم قادیان میں تھے اور اب بھی حتی المقدور ہم سفر سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے اجازت اور اطلاع دے کر سفر اختیار کرتے۔ سفر مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہر سفر کی نوعیت کو دیکھ کر ضروری اقدام کیا جائے۔ اطلاع و اجازت کا خاص فائدہ یہ ہے کہ ایک تو دعا کی تحریک بزرگ کو ہو جاتی ہے۔ دوسرے اطلاع۔ تا عدم موجودگی میں کوئی خاص سانحہ واقع ہو جائے تو علم میں ہو کہ کہاں ہوا۔ کس کا ہوا۔ پھر واپسی پر بھی اطلاع دیں۔

ششم۔ اہل خانہ اور گھر کے بزرگ اور سربراہ کا جب کوئی عزیز سفر پر روانہ ہو تو سفر کرنے والے عزیز کو دعا دیں "خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو کردار کو اور انجام کو"۔

ہفتم۔ سواری پر سوار ہوتے وقت دعا کرے۔ اس کے لئے بھی خاص دعا ہے جو عام طور پر مروج ہے۔ اور اب تو پی آئی اے کے جہازوں میں سفر کرتے ہوئے جہاز کی روانگی کے وقت سفر کی دعا پڑھی اور سنائی جاتی ہے۔ جب شہر میں داخل ہوں تو داخلہ کی بھی دعا پڑھیں۔ اپنی زبان میں ہی خیر و برکت سے داخل ہونے کی دعا کر لیں۔

ہشتم۔ بلندی پر جاتے ہوئے اللہ اکبر کی تکبیروں سے اپنے آپ کو محفوظ کیا جائے۔ اور پستی کی طرف آتے ہوئے (اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ) کا ورد کیا جائے۔

نہم۔ سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو جلد واپس آ جانا چاہئے۔ غیر ضروری طور پر ٹھہرنے سے ممانعت ہے۔

دہم۔ واپس سفر سے آنے سے قبل اہل خانہ کو یا متعلقہ افراد کو اطلاع دی جائے۔ کس وقت اور کب پہنچنا ہے" ان سب ہدایات میں بڑی حکمت کی باتیں ہیں۔ جو معاشرہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہیں۔

یازدھم۔ سفر پر جانے سے قبل ضروری زاد راہ کا انتظام و انصرام کر لینا چاہئے۔ تاکہ سفر میں کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ زاد راہ کا معقول و مناسب انتظام تقویٰ ہے۔

دوازدھم۔ جب مسافر اکیلا سفر نہ کر رہا ہوں۔ بلکہ کچھ اور ساتھی سفر میں شامل ہوں تو اپنے میں سے ایک کو دوران سفر کے لئے امیر بنا لیں

سیزدھم۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کا طریق مبارک تھا جب سفر سے واپس آتے تو مس [illegible] تشریف لے جاتے اور دو نفل ادا کرتے۔ خی[illegible] برکت سے سفر سے واپس آنے پر یہی طریق ہمارے بزرگوں کا دیکھنے میں آیا ہے۔ شکرانہ کے طور پر سب لوگ نہ جا سکتے ہوں تو گھر میں ہی ادا کر لئے جائیں۔

چہاردھم۔ اگر کوئی پیارا۔ عزیز۔ بزرگ یا معزز قوم کسی لحاظ سے بھی ہو واپسی پر اس کا استقبال کرنا پسندیدہ ہے۔

پانزدھم۔ اور ایک اہم بات جو سفر سے تعلق رکھتی ہے اور خاص مقبول بات ہے۔ وہ یہ کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مسافر کی دعا کو شرف مقبولیت بخشا جاتا ہے۔ حدیث میں یہ روایت مذکور ہے کہ تین لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مظلوم کی مسافر کی اور باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 23 نومبر 1963ء

ہماری تاریخ

the TRUTH 23-11-1963

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

محترم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی کا درج ذیل مضمون ٹروتھ کے 23- نومبر 1963ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا- قارئین کی دلچسپی کے لئے اسے یہاں پیش کیا جاتا ہے-

ایک عظیم الشان مباحثہ

اس پرچہ میں کسی دوسری جگہ آپ ایک مباحثہ کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ احمدیہ بوائز کلب کے زیر اہتمام کروایا گیا- یہ مباحثہ بہت دلچسپ تھا اور تمام وہ لوگ جو وہاں موجود تھے انہوں نے اس سے خوب حظ اٹھایا- میں اس جگہ اس مباحثہ کی تمام تفصیلات سے آپ کو آگاہ کرنا نہیں چاہتا- بلکہ میں ایک دوسرے عظیم الشان مباحثہ کے متعلق آپ کو بتانا چاہتا ہوں جس میں فرشتوں نے بحث کی اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ سنایا-

کئی صدیوں پہلے کی بات ہے کہ کسی شہر میں ایک ایسا شخص تھا جس نے چوری' ڈاکہ' اور کئی لوگوں کے قتل سے اپنے آپ کو گناہوں کی پستی میں گرا لیا تھا اور سوسائٹی کو بھی از حد نقصان پہنچایا- ایک روایت کے مطابق اس نے ایک سو آدمیوں کو قتل کیا تھا- لیکن اس کے بعد اس نے اپنی اصلاح کا فیصلہ کیا- نہ صرف اپنی اصلاح بلکہ ان تمام لوگوں کی بھی جو کسی طرح سے بھی اس سے تعلق رکھتے تھے- اور اس کے علاوہ انسانیت کے اس تمام حلقے کی بھی جس میں اب دوبارہ اس نے شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا-

لیکن وہ اپنی اصلاح کس طرح کرے- یہ اس کے لئے مسئلہ بن گیا تھا- اسے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو اسے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے میں مدد کر سکے- لیکن شہر میں اس کی بدشہرتی اتنی زیادہ تھی کہ کوئی بھی اس کی اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ وہ واقعی اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہے- اس کو بتایا گیا کہ ایک شہر جو خاصا دور تھا میں ایک بزرگ ہستی ہے جو اس سلسلے میں اس کی مدد کر سکتی ہے-

اس آدمی نے اس مقدس شہر کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا- لیکن بدقسمتی سے ابھی اس نے اس شہر تک کا آدھا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ وہ مر گیا-

اس کی موت پر فرشتے اس کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے- اور ان میں ایک بحث شروع ہو گئی- دوزخ کے فرشتوں نے کہا کہ اس آدمی کو دوزخ میں ڈالا جانا چاہئے کیونکہ وہ اپنی تمام زندگی برے اخلاق میں ملوث رہا ہے- لیکن اس کے مقابلہ میں جنت کے فرشتوں نے اس بات کی مخالفت کی اور انہوں نے اپنا کیس اس طرح پیش کیا کہ اگرچہ اس آدمی کا پہلا ریکارڈ اچھا نہیں ہے لیکن اب چونکہ اس کے دل میں اپنی اصلاح کی خواہش پیدا ہو گئی تھی- اور اسی غرض کے لئے اس نے اس قدر جان جوکھوں والا سفر اختیار کیا تھا- اس لئے اس کا حق بنتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کیا جائے-

یہ مباحثہ کافی دیر تک جاری رہا- اور آخر کار اس بات پر فیصلہ ہوا کہ دونوں شہروں کے درمیان اس جگہ کا فاصلہ ماپا جائے- اگر تو یہ شخص اس مقدس شہر کے نزدیک پایا گیا تو اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے اور اگر وہ اپنے آبائی شہر سے نزدیک پایا گیا- تو اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے- کیونکہ یہ بات ظاہر کرے گی کہ کیا یہ آدمی اپنے مقصد کے قریب پہنچ گیا تھا یا اس مقصد میں راستے میں ہی ناکام ہو گیا تھا-

اگرچہ یہ آدمی دونوں شہروں کے عین وسط میں فوت ہوا تھا- لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص رحم سے- وہ خاص رحم جو ہمیشہ اس کے غضب پر حاوی ہوتا ہے- پیمائش کے وقت مقدس شہر کی طرف کا فاصلہ کم کر دیا- تاکہ وہ آدمی اس کے نزدیک پایا جائے اور جس کے نتیجہ میں اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے- اور اس طرح سے اس مباحثہ میں جنت کے فرشتوں نے کامیابی حاصل کی-

اوپر بیان کیا گیا واقعہ ہمیں (کلام الٰہی) میں بیان کی گئی کئی آیات کی طرف توجہ دلاتا ہے- جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کسی انسان کی توبہ سے خوش ہوتا ہے- جس طرح کہ ایک ماں اپنے بچے کو پاکر خوش ہوتی ہے جو کہ اس سے کھویا گیا تھا- اور جس کو وہ تلاش کرتی رہی تھی اور اس کے لئے پریشان رہتی تھی- اسی طرح سے اللہ تعالیٰ بھی کسی انسان کے گمراہ ہونے کے بعد جب وہ صحیح راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے- تو اس سے خوش ہوتا ہے-

آیئے ہم اپنی اصلاح کی کوشش کریں- اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں- تاکہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی خوشیاں حاصل کر سکیں جو اس نے ہمارے لئے بنا رکھی ہیں-

> خدا کی ساری مخلوق انسان کی نظر میں محبوب ہونی چاہئے کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ باپ سے محبت ہو اور اس کے بیٹے سے دشمنی ہو- یا باپ سے دشمنی ہو اور بیٹے سے دوستی- کوئی محبت کا تعلق ایسا نہیں مل سکتا جس میں متعلقات کی محبت کو چھوڑ دیا گیا ہو- متعلقات کی محبت اصل کے ساتھ خود بخود آجاتی ہے-
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

طاہر عمران خان

مہم برائے درہ گنڈوگورو' K-2 بیس کیمپ' درہ ھسپر

"دی ایڈونچر کلب" کی ٹیم کی کامیاب واپسی

"دی ایڈونچر کلب" کی ٹیم اپنا مجوزہ ٹریک بفضل تعالیٰ بخیرو خوبی مکمل کرنے کے بعد واپس اسلام آباد پہنچ گئی-

سال رواں کے لئے کلب کا منتخبہ ٹریک K-2 بیس کیمپ براستہ درہ گنڈوگورو اور بیافو / ہسپر گلیشئرز جس کے لئے رضی الدین خان' طاہر عمران خان' عبدالحئی اور شکیل کا انتخاب ہوا- جبکہ برادرم شہزاد رضا نے وادی "ہوشے" HUSHE تک ٹیم کی وڈیو فلمنگ کے لئے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں-

اسلام آباد' گلگت اور سکردو سے ہوتے ہوئے ٹیم "ہوشے" گاؤں پہنچی جہاں سے پیدل سفر کا آغاز ہونا تھا- حتمی تیاری اور پورٹرز کے انتظامات کے بعد 18- اگست کو ٹیم نے ٹریک کا آغاز کیا اور 18040 فٹ بلند درہ گنڈوگورہ عبور کرتے ہوئے 6 روز میں کنکارڈیا پہنچ گئی- عمودی چڑھائی اور سخت برف کی وجہ سے اس درہ کو عبور کرنے کے لئے رسی کا استعمال لازمی ہے- کنکارڈیا سے K-2 بیس کیمپ تک مزید دو منازل کا فاصلہ ہے-

کنکارڈیا CONCORDIA اور K-2 کے اردگرد کا علاقہ بلند و بالا پہاڑوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے- K-2 کے علاوہ یہاں پر گیشر برم Gasherbrum سلسلہ کی چوٹیاں IV. III. II. I واقع ہیں- براڈ پیک' Broad چوغو لیزا' Chogholisa بالتورو کانگڑی Baltoro Kangi مستاغ ٹاور Mustagh مشربروم' Masherbrum ٹرانگو ٹاورز Trango اور پایو پیک Paiyu وغیرہ بھی اسی علاقہ میں ہیں-

کنکارڈیا سے "اسکولے" Askole تک کا سفر زیادہ تر بالتورو گلیشئر پر ہے- "اسکولے" گاؤں کے لئے بھی کلب کی جانب سے ادویات کا تحفہ پیش کیا گیا- (اسی گاؤں میں کلب کی جانب سے گذشتہ برس باقاعدہ میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا تھا-) اسکولے سے قبل ہوشے میں بھی ادویات فراہم کی گئی تھیں-

"اسکولے" میں ایک دن آرام کے بعد ایک دفعہ پھر طویل بیافو Hispar/Biafo ہسپر گلیشئرز ٹریک کا آغاز ہوا- جس میں بلند ترین مقام دونوں گلیشئرز کا نقطہ اتصال درہ ہسپر ہے- جس کی بلندی 16900 فٹ ہے- ٹریک کا اختتام قراقرم ہائی وے پر "گینش" (ہنزہ) کے مقام پر ہوا-

ٹیم نے راستے میں گنڈوگورو' چوغولیزا' گوڈون آسٹن Godwin Austin بالتورو Baltoro بیافو اور ہسپر گلیشئرز کو عبور کیا یہ تمام گلیشئرز اپنی بلندی' دشوار گزاری' طوالت اور جابجا کا خطرناک برفانی دراڑوں کے باعث مشہور ہیں- جبکہ ان میں سے بالتورو' بیافو اور ہسپر' قطبین سے باہر سیاچن Siachen گلیشئرز کے بعد طویل ترین گلیشئرز ہیں-

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل کلب کی ایک ٹیم K-2 ٹریک مکمل کر چکی ہے- مگر اس مرتبہ کا ٹریک براستہ درہ گنڈوگورو تھا جو چند سال قبل دریافت ہوا ہے اور اس سے قبل کسی پاکستانی نجی ٹیم نے اسے عبور نہیں کیا تھا' اسی طرح اس مشکل ٹریک کے ساتھ ایک اور طویل ٹریک بیافو / ہسپر بھی شامل تھا- اس طرح سے کلب ممبران کو اس قسم کی مہم پہلی مرتبہ مکمل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا-

مختلف مقامات پر ٹیم ممبران کی واپسی کے بعد مکرم رضی الدین صاحب آف لاہور اور عزیزم عبدالحئی ولد چوہدری عبدالمنان صاحب بھی اس ٹریک کو مکمل کرنے میں کامیاب رہے- مکرم رضی صاحب بہت تجربہ کار ٹریکر ہیں جبکہ نوجوان عبدالحئی بہت اچھے راک کلائمبر Rocck Climber جو مستقبل میں کلب کا اثاثہ ثابت ہوں گے- ان دونوں ممبران نے بلند بالا پہاڑوں میں خطرناک اور ویران گلیشئرز پر تقریباً 300 کلومیٹرز کا فاصلہ' حوصلہ' پختہ عزم اور مضبوط قوت ارادی سے تقریباً 25 دن پیدل چل کر مکمل کیا- جس پر کلب کی جانب سے ہر دو ممبران کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے-

"دی ایڈونچر کلب" کا یہ پروگرام' شعبہ ہائیکنگ (مجلس صحت) کے تعاون سے مکمل ہوا- تیاری کے مختلف مراحل پر متعدد امور پر برادرام آصف منیر ملک' عبدالوہاب بٹ (کراچی) مجیب احمد خان اور آنسہ خدیجہ عطاء (اسلام آباد) نے امداد کی-

مالی طور پر جن احباب نے اس مہم کو سپانسر کیا ان میں مکرم و محترم جناب میجر (ر) طارق بشیر صاحب (کراچی) مکرم و محترم جناب منیر نواز (شیزان لیمٹڈ) قابل ذکر ہیں- کلب ان احباب کا انتہائی ممنون ہے جن کے تعاون کے باعث یہ پروگرام پایہ تکمیل تک پہنچا-

کلب کے آئندہ پروگرام میں ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ ٹریک (نیپال) ملکہ پربت (کاغان) وغیرہ شامل ہیں-

> کلام الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے-
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

ربانی حکومت پر الزامات

حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ جب تک افغانستان میں بیرونی مداخلت بند نہ ہو گی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بھارت کی ملیشیا اور پائلٹ ربانی حکومت کی طرف سے لڑائی رہے ہیں گذشتہ روز ایک انٹرویو میں گلبدین حکمت یار نے کہا کہ ہم ہر اس کام سے اجتناب کر رہے ہیں جس کا فائدہ ربانی حکومت کو ہو۔ طالبان کے خلاف جنگ کرنا ہم ربانی حکومت کے حق میں سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم طالبان سے جنگ کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ربانی حکومت مسلسل اس کوشش میں ہے کہ جس طرح بھی ہو طالبان اور حزب اسلامی کے درمیان اختلافات پیدا کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کابل کی حکومت کی خواہش ہے کہ ایک بار پھر سروبی اور دوسرے علاقوں میں بڑی کارروائی کی جائے۔ لیکن وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے چار بڑے حملے کئے جس میں ہوائی اور زمینی طاقت استعمال کی۔ حزب اسلامی نے یہ تمام حملے پسپا کر دیئے اور ربانی حکومت سے متعدد علاقے چھین لئے۔ انہوں نے کہا کہ کابل کے ادارے بھارت اور روس سے مدد لے رہے ہیں۔ بھارت ان کو ہر قسم کا اسلحہ دیتا ہے ان کے لئے کرنسی چھاپتا ہے۔ بھارت کی ملیشیا اور پائلٹ ربانی حکومت کی طرف سے محاذوں پر لڑائیوں میں مصروف ہے۔ کیونکہ بھارت کی خواہش ہے کہ وہ سابق افغان صدر ڈاکٹر نجیب کی طرح ربانی اور احمد شاہ مسعود سے بھی کام لیں۔ اور انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک افغانستان میں بیرونی مداخلت ختم نہیں ہوتی امن قائم نہیں ہو گا۔ اگر آج بیرونی مداخلت ختم ہو جائے تو اس وقت جاری جنگ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

دوسری طرف ربانی حکومت کے خلاف متحدہ محاذ کی تشکیل کے سلسلے میں طالبان اور شوریٰ کی ہم آہنگی کے بارے میں اسلام آباد میں ہونے والے مذاکرات فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور آئندہ چند روز میں کابل حکومت کے خلاف ایک وسیع تر محاذ کے وجود میں آنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ اس متحدہ محاذ میں تحریک ملی کے سربراہ جنرل عبد الرشید دوستم اور حزب اسلامی کے گلبدین حکمت یار کے علاوہ بعض دوسری افغان تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ اگر اسلام آباد میں طالبان اور شوریٰ کے درمیان ہونے والے مذاکرات توقع کے مطابق کامیاب رہے تو ربانی حکومت کی مشکلات میں بے پناہ اضافے ہو جانے کا امکان ہے۔ کیونکہ طالبان اور حکمت یار اور دوستم کی مشترکہ یلغار مقابلہ کرنا کابل کی حکومت کے لئے آسان نہ ہو گا۔ کابل کی حکومت پہلے ہی ملک کے مختلف حصوں سے اپنا اقتدار چھوڑ چکی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملک کے نصف حصے پر طالبان کا قبضہ ہے۔

OOO

صدر قذافی کا فیصلہ

لیبیا کے صدر کرنل معمر القذافی نے فلسطینیوں کے اسرائیل کے ساتھ صلح کرنے پر ناراضگی کے اظہار کے طور پر اپنے ملک میں موجود اور سالہا سال سے آباد فلسطینیوں کو نکالنا شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ لیبیا اور مصر کی سرحد پر خیمے لگا کر رہ رہے ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ انہیں خود مختار فلسطینی علاقے تک جانے کے لئے ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

لیبیا کے صدر قذافی نے دیگر عرب ملکوں سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینیوں کو اپنے اپنے ملک سے نکال دیں۔ کیونکہ اب فلسطینی خود مختاری کے علاقوں میں جا کر رہ سکتے ہیں جہاں ان کو کسی قسم کی مشکل نہ ہو گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ بسے بسائے گھروں اور نوکریوں کو چھوڑ کون جائے فلسطینی اتھارٹی جن مالی مشکلات کا شکار ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ وہ اتنے لوگوں کو ملازمتیں کہاں سے دے گی۔

لیبیا کے صدر معمر القذافی نے یہ باتیں اپنے ملک میں ہی نہیں کہیں بلکہ فلسطینیوں کو چڑانے کی خاطر سرحد پر آکر فلسطینیوں کے مجمع کو تقریر کرتے ہوئے بھی کہیں۔ انہوں نے کہا کہ مصری سرحد پر عارضی کیمپوں میں مقیم ان فلسطینیوں کو اپنے وطن لوٹ جانا چاہئے۔ انہوں نے مصر سے بھی اپیل کی کہ وہ ان فلسطینیوں کے لئے اپنے ملک کے دروازے کھول دے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو نہ معلوم یہ فلسطینی کتنی مدت تک ان کیمپوں میں کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے۔ صدر قذافی نے کہا کہ دنیا دیکھ لے گی کہ پی ایل او اور اسرائیل کا تازہ معاہدہ فلسطینیوں کو ان کا وطن بھی نہیں دے سکا۔

OOO

سربوں کے ٹھکانوں پر نیٹو کا حملہ

نیٹو کے فضائی حملوں کا ایک بار پھر اجراء ہوا ہے۔ بوسنیا کے سربوں کے میزائیلوں کے

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگان

اقبال احمد نجم ایم اے شاہد

مکرمہ مسعودہ بانو صاحبہ اہلیہ میر خلیل الرحمان سیوہاروی

آپ 1918ء میں قادیان محلہ دار العلوم میں مکرم حشمت اللہ خان صاحب ابن مکرم نعمت اللہ خان صاحب انور محرر مدرسہ احمدیہ قادیان کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد اور دادا کو رفیق حضرت بانی سلسلہ ہونے کا شرف حاصل تھا اور نانا منشی رحیم الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ آپ کی وفات 24- اگست 1974ء کو ربوہ میں ہوئی۔ موصیہ تھیں۔ عمر بھر نیکیاں کرنے میں گزری چند ایک کا تذکرہ کئے دیتا ہوں تا دعا کے لئے تحریک پیدا ہو۔

آپ نے اپنے دادی جان اور پھر والدین کی تاحیات تقریباً 27 سال خدمت کی۔ آپ کا کوئی بھائی نہیں تھا لیکن آپ نے اپنے والدین کو بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔

آپ کے خاوند نے احمدیت کی خاطر بڑی قربانیاں کی تھیں۔ اس بات کی ہمیشہ قدر کی وہ عمر میں آپ سے 25 سال بڑے تھے 30 سال مصاحبت رہی مگر ایک مثالی جوڑا تھا۔ آپ کے لئے یک جان دو قالب کا محاورہ صحیح معلوم ہوتا ہے آپ نے اچھا وقت بھی دیکھا اور تنگ وقت بھی دیکھا لیکن ہر حالت میں باوفا اور ثابت قدم رہیں۔ آپ کی وفاشعاری میں فرق نہیں آیا۔ جو تعلق دنیاداری کی بجائے تقویٰ شعاری پر ہو اس میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہمیشہ صابر و شاکر رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد چند سال ہی آپ کے خاوند ملازم رہے اور آپ کی پنشن بھی نہ تھی۔ گھر میں پانچ افراد کے اخراجات تھے آپ نے انسپکٹرس آف سکول سرگودھا سے اجازت لیکر بھیرہ سے جا کر میانی ضلع سرگودھا میں گرلز سکول جو بند پڑا تھا جاری کر دیا۔ جو بعد میں سیکنڈری سکول تک ہو گیا تھا شروع شروع میں اسی سکول کے ایک بڑے کمرے میں رہائش اختیار کی اور 23 سال تک علاقے کی ہزاروں بچیوں کو زیور علم سے آراستہ کیا۔

آپ نے اپنے خاوند کو خدمت دین کے لئے بالکل فارغ کر دیا اور معاش کی ذمہ داری خود اٹھالی تھی۔ وہ تمام عمر تقریباً 22 سال جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا کے سیکرٹری مال رہے۔ اور پھیلی ہوئی جماعت کے احباب سے بروقت رابطے کر کے مثالی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

رہائش کے قریب ایک دکان لی ہوئی تھی اس میں جماعت کی لائبریری تھی اور آنے جانے والوں کے لئے بطور بیٹھک کے استعمال ہوتی تھی اور آپ کے والد صاحب نے ایک چھوٹی سی حکمت کی دکان بھی بنائی ہوئی تھی۔ مہمان نوازی آپ میں بنیادی وصف تھا۔ مرکز سے آمدہ بزرگوں کی خدمت میں راحت محسوس کرتی تھیں۔ اور خاص اہتمام فرماتی تھیں۔

معاندین کی طرف سے کئی قسم کی مشکلات کا سامنا بھی ہوا خصوصاً 1953ء میں۔ مگر پائے ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔ آپ کو دعاؤں میں خاص شغف تھا کلام اللہ سے بہت محبت اور لگاؤ تھا۔ ایک مولوی صاحب کو بھیرہ میں ترجمہ پڑھنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا عربی گرائمر اور ترجمہ کے نوٹس لکھا کرتی تھیں۔ اور پھر بعد میں تمام عمر بچیوں کو بھیرہ میں اور میانی میں بھی کلام الٰہی پڑھایا۔

غریب اور ضرورت مند خواتین شہر کا آنا جانا رہتا تھا۔ کئی طرح سے ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔ غریب بچیوں کو سکول میں خاص مراعات دیا کرتی تھیں۔ نہ صرف شہر بلکہ دور دور گاؤں سے بھی بچیاں آیا کرتی تھیں۔

1953ء میں ایک ہمسایہ شخص نے اپنے مکان کا ایک حصہ رہنے کے لئے دے دیا تھا وہ صاحب بیمار بھی رہتے تھے اور اکیلے بھی تھے آپ نے بلا اجرت تاحیات ان کے احسان کے بدلہ میں یہ احسان کیا کہ ان کے طعام کا انتظام کیا۔ اور ان کو فیملی ممبر کی طرح سمجھا اپنے والد صاحب سے کہہ کر کہ ان کے علاج معالجے کا انتظام کرتیں۔ انہیں یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی نہیں۔

اپنی تمام ذمہ داریوں کو نبھاتی تھیں مگر پردہ میں رہتی تھیں۔ احکام دین کی پابندی ان کا شعار تھا۔ اور آج کی بے پردہ خواتین کے لئے یہ ایک بے مثال نمونہ آپ کی زندگی میں ہے آپ کے ہاں اولاد نہ ہوئی نہ خاوند کی پہلی بیویوں سے اولاد تھی۔ ہماری والدہ یعنی اپنی چھوٹی بہن سے مجھے گود لے آئیں۔ میری تربیت کا بہت خیال رکھا۔ لیکن احکام دین کی ایسی پابند تھیں کہ رشتوں کا تقدس قائم رکھا۔ ماں کو ماں اور اپنے آپ کو خالہ ہی کہلوایا۔ اس نیک اور روحانی ماحول میں رہائش پذیر ہونے کا میری ذات کو بہت فائدہ ہوا۔

میں جب خدمت سلسلہ کے لئے سپین پہنچا تو تقریباً 8 ماہ بعد خالہ جان کی وفات کی اندوھناک خبر پہنچی۔ یہ عظیم خاتون جو دنیا کے گرم و سرد سے نبرد آزما تھیں اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اور دنیا میں اپنا نیک عمل چھوڑ گئی۔ آپ کی نیکیاں جن کی خوشبو کی مہک اب بھی فضاؤں میں محسوس ہوتی ہے۔ آپ کی نیکیوں کی چمک دمک ہمیشہ کی طرح اب بھی تابندہ و پائندہ ہے۔ اے نیک روح ہمیشہ اپنے پیارے رب کی رضا کی جنتوں میں ترقیات کے زینے طے کرتی رہ اور ہمیشہ سکون و سلامتی میں رہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد القیوم ناصر مربی سلسلہ کے والد مکرم عبد المجید ناصر صدر محلہ دار لیمن شرقی پندرہ روز سے بخار اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انجینئر محمد احمد صاحب ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد صاحب لاہور کینٹ کو مورخہ 29 ستمبر 1995ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے محمد ذی شان نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

نومولود مکرم ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا پڑپوتا اور مکرم ڈاکٹر مبارک محمود صاحب برلاس لاہور کا واسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مبارک احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب)

مکرم مبارک احمد صاحب وغیرہ ورثان مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہذا ان کا قطعہ نمبر B-4/42 برقبہ دس مرلہ 78 مربع فٹ واقع محلہ دار العلوم وسطی ربوہ موصوف کے بیٹے مکرم عبد الرحیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم ظفر احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
i۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیوہ)
ii۔ مکرم طارق احمد صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرمہ فوزیہ مدیحہ صاحبہ (بیٹی)
iv۔ مکرم ثاقب احمد صاحب (بیٹی)
5۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم عبد الرحیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ربوہ سے گذرنے والی گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-25
2- کراچی- سرگودھا	11-15
3- کراچی-پشاور	19-08
4- لاہور- سرگودھا	19-42
5- لاہور- ماڑی انڈس	22-30

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-04
2- سرگودھا-لاہور	5-56
3- پشاور- کراچی	9-08
4- سرگودھا- کراچی	18-33
5- لالہ موسیٰ- فیصل آباد	18-25

بقیہ صفحہ 1

ہیں لیکن ایمان کو کوئی نہیں دیکھتا۔ کتنا ہی کسی کو یقین ہو کتنا ہی کسی کو وثوق ہو۔ اگر اپنے ظاہر پر اس کا اثر نہ ہو۔ تو کسی اور پر بھی اثر نہیں ہوتا۔ ایمان کا معاملہ بالکل پوشیدہ ہوتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مخفی اور پوشیدہ رہنے والی بات کو مقدم سمجھا جاتا ہے حالانکہ مقدم اس چیز کو رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو ہر وقت نظر کے سامنے رہتی ہے۔ ایمان گو خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی حقیقت رکھتا ہے اور اس کی اہمیت زیادہ ہے۔ مگر بندوں کے نزدیک اس کی اتنی حقیقت نہیں۔ بندوں کے نزدیک تو اس چیز کی زیادہ حقیقت ہے جو ایمانی رنگ میں ہر وقت زیر نگاہ رہتی ہے۔ قلبی ایمان کی حقیقت بندوں کے سامنے نہیں ہوتی۔ وہ دل کے واقف نہیں ہوتے اس لئے کسی کے دل کی بات کا وہ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ان کے سامنے ظاہر طور پر کچھ ہونا چاہئے تو وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک نکتہ تھا لیکن افسوس کہ یہی نکتہ لوگوں کے سامنے مخفی ہو گیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ لوگ اس بات کو سمجھتے مگر برخلاف اس کے اس زمانہ میں ہمارے لوگ بالکل ہی نہ سمجھ سکے کہ قلب کی ساری کیفیتیں صرف خدا ہی جانتا ہے۔ قلبی حالت ہمیشہ انسان کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ اور انسان مطلقاً اس بات کو نہیں جان سکتا کہ کسی کے دل میں کس حد تک ایمان ہے۔ انسان جب بھی ایسا اندازہ لگائے گا۔ وہ کسی کے اعمال سے ہی لگائے گا۔ جو نظروں کے سامنے ہوتے ہیں۔ وہ اس کے عمدہ اخلاق کو دیکھ کر کہے گا کہ یہ ایماندار آدمی ہے۔ وہ اس کے معاملات کی صفائی دیکھ کر کہے گا کہ اس کا قلبی ایمان اچھا ہے۔ لیکن اگر اس کے اخلاق عمدہ نہیں اور اس کے معاملات میں صفائی نہیں تو کوئی شخص نہیں جو (باوجود اس کے ایمان کے جو کہ ایک قلبی کیفیت ہے) اس کے متعلق عمدہ رائے قائم کر سکے۔

(از خطبہ 21- مئی 1926ء)

بقیہ صفحہ 6

ٹھکانے پر نیٹو کے ہوائی جہازوں نے گذشتہ روز حملہ کیا اور میزائیلوں کے تین ٹھکانوں پر بمباری کی۔ نیٹو کے طیاروں کا ریڈار کے ذریعے نشانہ لینے کی کوشش کی گئی۔ نیٹو کے طیاروں نے جن ٹھکانوں پر حملہ کیا ان میں سے دو ٹھکانے شمال مغربی بوسنیا اور ایک سرائیوو کے جنوب میں واقع ہے۔ تاہم فوری طور پر یہ علم نہیں ہو سکا کہ ان حملوں سے کس قدر نقصان ہوا ہے۔

بظاہر نیٹو نے بوسنیا پر فضائی حملے روک دیئے تھے۔ کیونکہ سربوں نے نہ صرف امن معاہدہ تسلیم کر لیا تھا بلکہ سرائیوو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیار بھی ہٹا لئے تھے۔ جس کے نتیجے میں سرائیوو کا ائرپورٹ بھی کھول دیا گیا اور زمینی راستوں سے بھی آمد و رفت بحال ہو گئی۔ لیکن محسوس یہی ہوتا ہے کہ یہ فضائی حملے ابھی کامل امن کی مزید ضرورت ہیں۔ کیونکہ یہ خبریں ملنے لگی تھیں کہ بوسنیا میں سربوں نے مسلمانوں اور کروٹس کے خلاف کچھ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اعلان کیا ہے کہ دس دن کے اندر اندر بوسنیا ہرزی گوونیا میں امن معاہدے پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہالبروک امن معاہدے پر عمل درآمد کی تفاصیل طے کرنے کے لئے بوسنیا میں موجود ہیں۔ وہ نقشے تیار کروا رہے ہیں اور حد بندیاں متعین کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بوسنین مسلمانوں اور سربوں کے مابین جنگ بندی بھی کروانے کی کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کی افواج کروٹس کے ساتھ مل کر اپنا وہ علاقہ واپس لے چکی ہیں جو امن معاہدے کے مطابق ان کے پاس ہونا چاہئے۔

اس امن سمجھوتے پر عمل درآمد کے لئے امریکہ کی 25 ہزار اور فرانس اور برطانیہ کی دس دس ہزار افواج سمیت بین المملکتی فوج قائم کی جا رہی ہے۔ تاکہ اس معاہدے پر عمل درآمد کیا جا سکے۔ اور جنگ وغیرہ اور معاہدے کی خلاف ورزیوں کو روکا جا سکے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

جائے۔

سو حضرت صاحب کی شان ہے کہ ایک غرباء کی جماعت دین کے لئے اسی طرح قربانیاں کرتی ہے۔ آج مجھی سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کتنے احمدی ہو گئے۔ جب حکومتوں کو اللہ تعالیٰ احمدی کر دے گا تو لوگ کہیں گے کہ تم لوگ جوش سے اٹھے اور دنیا کو شکار کر لیا۔ ہماری حالت ایسی ہی ہے۔ جیسی ابتدا میں (-) تھی.......... یہی حال ہماری جماعت کا ہے کہ ان کا دنیوی حال کیا ہے لیکن ان کو یقین ہے کہ ایک ایک اینٹ جو ان کی طرف سے بیت لندن میں لگے گی وہ گویا ترقی دین حق کی بنیاد کی اینٹ ہو گی۔ اس وقت دنیاوی طور پر کوئی کیسا ہی وسیع جماعت کا آدمی ہو وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ یہ غریب احمدی لوگ کچھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سے بہت کچھ کرا سکتا ہے۔

اکیلے سیٹھ صاحب نے روح مسابقت لے جاتے ہوئے کل تحریک کا چھٹا حصہ پیش کیا۔ چنانچہ سالانہ رپورٹ بابت 1920ء میں نظارت مال کی طرف سے حیدر آباد دکن کے چندے کے بارے میں یہ تحریر کرتے ہوئے کہ پانچ سال میں دو ہزار روپے سالانہ آتا تھا اب امامت ثانیہ میں اس میں روز افزوں ترقی ہے۔ یہ بھی تحریر کیا کہ ممبران جماعت میں سے زیادہ جنہوں نے اس چندہ بیت (ولایت) میں حصہ لیا ہے وہ اپنے عبد اللہ الہ دین صاحب ہیں کہ جنہوں نے تقریباً پانچ ہزار روپے کی کثیر رقم عطا کی۔

بقیہ صفحہ 4

خاکسار کا مشاہدہ ہے کئی دوستوں کو دیکھا جب انہیں پریشانی ہوتی تو ایک یہ ذریعہ بھی اختیار کرتے۔ لاہور سے شاہدرہ چلے جاتے اور اس سفر میں اپنے مقصد کے لئے دعا کرتے۔ خاکسار بھی جب سفر پر ہوتا ہے تو اس اکسیر نسخہ کو استعمال کرتا ہے۔ آپ بھی سفر کریں۔ اچھی نیت سے کریں اور اس نسخہ کے استعمال کی برکت پائیں اور حتی المقدور ان تمام باتوں کو اپنانے کی کوشش کریں بفضل خدا ان احتیاطوں کو مدنظر رکھنے سے سفر حفاظت سے گزرے گا۔ خیر و برکت سے سفر کی تکمیل ہو گی۔ اور روانگی سے پہلے کچھ صدقہ بھی کر دیں۔ خواہ معمولی رقم یا چیز کا ہی ہو۔" آپ دیکھیں گے کہ ان طریقوں کی برکت سے بفضل خدا آپ کا سفر امن و سلامتی کا ہو گا۔ دلی دعا ہے ہر مسافر خیریت سے سفر شروع کرے خیر و برکت سے سفر سے واپس منزل مقصود تک پہنچے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب میں وزارتوں کی تقسیم اور سینئر وزیر کا فیصلہ کرنے کے لئے بے نظیر بھٹو لاہور میں ڈیرہ ڈالیں گی- وزارتوں کے امیدواروں سے انٹرویو کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- وہ جونیجو لیگ اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کریں گی- پنجاب پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہو گا- فیصل صالح حیات کو پرنسپل ایڈوائزر مقرر کئے جانے پر بھی غور ہو گا- مسلم لیگ (ج) کی طرف سے وزراء کے نام حامد ناصر چٹھہ پیش کریں گے- پنجاب میں سینئر وزیر کے لئے مشتاق اعوان صدر پیپلز پارٹی پنجاب کے نام پر غور کیا جا رہا ہے-

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن جمہوریت کے لئے آئین میں ترمیم کریں- ہمارے آئینی فریم ورک میں بعض خامیاں ہیں جن کے سبب ملک بسا اوقات جمہوری راستے سے ہٹ جاتا ہے- امریکی یا برطانوی نظام جیسا توازن پاکستان میں نہیں- سیاسی قوتوں کو اختلافات دور کرنے کے لئے قریب آ جانا چاہئے- دونوں بڑی جماعتوں کو ایک دوسرے کے ضروری مطالبات ماننے کے لئے کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر آئینی تبدیلیوں کے لئے متفق ہو جانا چاہئے- انہوں نے سلامتی کے موجودہ ماحول اور مسلح افواج کے کردار کے موضوع پر کراچی میں سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک بھارت کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہیں دیتا- اپنا ایٹمی پروگرام ختم نہیں کرتا اور فوجی اخراجات میں مساوی کمی پر راضی نہیں ہوتا پاکستان کی سلامتی کو خطرہ رہے گا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں طوطا ہوں نہ بے نظیر مینا ہیں- بے نظیر خود بھی عوام کے کپڑے اتار رہی ہیں- وزیر اعلیٰ کو ڈاکوؤں کے کپڑے اتارنے کا حکم ان کی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے- میری نظر ڈاکوؤں کے جرائم پر ہوتی تھی- وہ جرائم کو روکتی کیوں نہیں- کیا جرائم اس لئے کرائے جا رہے ہیں کہ میں ان کی مذمت کروں- انہوں نے کہا کہ ہڑتال کرانے کے لئے مجھے لندن جانے کی ضرورت نہیں صرف اپیل کافی ہے- بے نظیر جلسوں میں جو زبان استعمال کر رہی ہیں وہ انہیں زیب نہیں دیتی- لٹیروں کی حکومت تیزی سے اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہی ہے-

○ انڈونیشیا میں تاریخ کے بدترین زلزلے نے تباہی مچا دی- سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے- سینکڑوں افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں- 100 لاشیں نکالی جا چکی ہیں- جانی نقصان زیادہ ہو سکتا ہے- جزیرہ سماٹرا کا صوبہ جامبی زلزلے سے 10 منٹ تک لرزتا رہا- جھٹکے سنگاپور تک محسوس کئے گئے سینکڑوں عمارتیں تباہ ہو گئیں جبکہ مزید سینکڑوں کو نقصان پہنچا ہے- زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر 7 درجے تھی-

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر اقوام متحدہ کی جنرل سیکرٹری بن کر عوامی رد عمل سے بچنا چاہتی ہیں-

○ کلرک ایک بار پھر ملک گیر ہڑتال کریں گے- بجلی و ٹیلی فون کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں گے- فائلیں جام اور سرکاری کام ٹھپ رہے گا- احتجاج 12- اکتوبر تک جاری رہے گا جو ملازم دفاتر میں کام کرتا نظر آئے گا اس کا منہ کالا کر کے پورے شہر میں گدھے کی سواری کرائی جائے گی-

○ کراچی میں جگہ جگہ فائرنگ سے سپاہی سمیت 4- افراد ہلاک ہو گئے- سپاہی کو اس کے گھر میں گھس کر مار اگیا ایک شخص کو مار کر لاش موٹر سائیکل پر ڈال دی- پولیس مقابلہ میں ایک شخص ہلاک ہو گیا-

○ ٹرانسپورٹروں نے 22- اکتوبر کو ہڑتال کرنے کا اعلان کر دیا ہے حکومت نے ڈیزل کی قیمتیں بڑھا دی ہیں لیکن کرایوں میں اضافہ نہیں کیا گیا-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ نظام تعلیم سے بے روزگاروں کی فوج میں اضافہ ہو رہا ہے

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ 1996ء میں مڈٹرم الیکشن ہوں گے- حکومت ملک دشمن اور اسلام دشمن ہے- یہ وہ بات ہے جس پر مسلم لیگ اور جمعیت علمائے پاکستان نے اتفاق کیا ہے- دونوں جماعتوں کے درمیان مذاکرات میں مسلم لیگ کی طرف سے میاں اظہر خورشید محمود قصوری اور ممتاز رفیع نے شرکت کی- شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) والے ہمارے دوست ہیں- دوستوں اور شوریٰ سے مشورہ کے بعد کوئی واضح جواب دیں گے-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ تمام راستے "نجات" کی طرف جا رہے ہیں- موجودہ سیاسی و اقتصادی بحران تشویشناک ہے ایسا ہونا ہی تھا-

حکومت ایم کیو ایم مذاکرات بے فائدہ تھے- مصالحت کرانے والے درمیان میں بیٹھیں- انہوں نے کہا کہ مذاکرات کسی اور کے کہنے پر ہو رہے تھے-

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین بننے سے معذرت کر لی ہے- پیپلز پارٹی کے راؤ ہاشم کو اس کمیٹی کا سربراہ بنایا جا رہا ہے-

○ ملی یکجہتی کونسل جس میں ہر مکتبہ فکر کے علماء کی جماعتیں شامل ہیں' نے کہا ہے کہ دینی جماعتیں اپنے "مفروروں" کو پیش کر دیں- مولانا سیف اللہ خالد کے قتل کے نامزد ملزمان گرفتار کئے جائیں- کونسل نے اپنے اجلاس میں جس میں صحابہ سپاہ شریک نہیں تھی' کہا کہ گزشتہ دنوں ہونے والے متنازعہ واقعات میں کوئی تیسرا فریق ملوث ہے-

تصیح

○ مورخہ 8- اگست 1995ء کے الفضل میں "ولادت باسعادت" کا اعلان شائع ہوا ہے اس میں مرزا لقمان احمد کی بجائے مرزا نعمان احمد اور 15- اگست کی بجائے 8- اگست پڑھا جائے-

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز

شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پٹ ورموڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعائت دستیاب ہیں-
فون: دفتر ربوہ : 212464 فون:
گھر ربوہ : 212463 051-252231

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون : 631 1931-636 6931

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے
اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان : 649
گھر : 212300